[1996] سپریم کورٹ رپوٹس6.S.C.R

ازعدالت عظمی

یو۔پی۔ اسٹیٹ روڈ ویز ٹرانسپورٹ کارپوریشن،لکھنو

بزریعہ اس کے جنرل منیجر

بنام

انور احمد اور دیگران

30 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

موٹروہیکلزایکٹ:1988

دفعہ 100اور 104–مطلع شدہ علاقے/راستے کے سلسلے میں اجازت نامہ دینا–مطلع شدہ دوقومیائی راستوں کے سلسلے میں اسکیم–پرائیویٹ آپریٹرز نئے راستے کے لیے عارضی اجازت نامے کے حصول کے لیے دو مطلع شدہ راستوں کوملا کر تیار کررہے ہیں–روکے گئے، کوئی نیا راستہ متعارف نہیں کرایا جاسکتا۔دو مطلع شدہ راستوں کوملا کر اور تراشے ہوئے راستے پر عارضی اجازت نامے حاصل نہیں کیے جاسکتے ہیں–یہ آلہ منجمد علاقے یا راستے یا اس کے حصے میں پچھلے دروازے سے داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے–یہ اسکیم بذات خود قانون ہے اور جب تک کہ قانون نمبر کے مطابق اس میں فرق نہ ہو پرائیویٹ آپریٹر کو عارضی اجازت نامے حاصل کرنے کے لیے کسی بھی ڈیوائس کو چھپانے کا کوئی حق حاصل ہے–جواب دہندگان کی طرف سے عارضی اجازت نامے کے حصول کے لیے کی گئی کارروائی انتہائی خطرناک ہے اور حکام کے پاس ایسے اجازت نامے دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے–تبدیل شدہ یا تبدیل شدہ راستے منظور شدہ اسکیم کے خلاف ہیں کیونکہ وہ منظور شدہ سکیم کے خلاف ہیں۔دو مطلع شدہ راستوں کے قبضے میں–ایک بار اسکیم کی منظوری اور مطلع ہونے کے بعد، اپیل کنندہ کارپوریشن کو اپنی اسٹیج کیریج چلانے اور اسکیم کے مطابق مطلوبہ اجازت نامے حاصل کرنے کا خصوصی حق یا اجارہ داری حاصل ہے–اور مطلع شدہ علاقے میں نجی آپریٹرز کے ذریعہ اسٹیج کیریجز چلانے کا حق، راستے یا اس کا حصہ مکمل طور پر منجمد ہے–انہیں اس کے تحت مطلع شدہ علاقے، راستوں یا اس کے حصوں پر اسٹیج کیریج، عارضی یا کنٹریکٹ کیریج پرمٹ کی گرانٹ کا دعوی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے سوائے اس حد تک کہ اسکیم کے ذریعہ اس کے تحت عائد پابندیوں کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہو۔دفعہ 104 کی شرط صرف اس حد تک محدود ہے کہ جب تک کارپوریشن اسکیم کے مطابق مطلع شدہ راستوں پر اپنی گاڑیاں نہیں چلاتی، پرائیویٹ آپریٹرز کو عارضی اجازت نامے دیے جاسکتے ہیں تاکہ عوام کے سفر میں ہونے والی تکلیف کو دور کیا جاسکے۔اور اسکیم کے لحاظ سے روٹس پر گاڑیاں چلائی گئیں–ہائی کورٹ کی طرف سے پرائیویٹ آپریٹرز کے حق میں دی گئی ہدایات غیر قانونی ہیں۔

رام کرشن ورما اور دیگر بنام ریاست یوپی اور دیگر [1992] 2 ایس سی سی 620، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1996 کا 13119-28۔

1995 کے ڈبلیو پی نمبر 1538 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 2.6.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی آر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، راجو رامچندرن، پردیپ مشرا اور ٹی مہیپال اپیل گزاروں کی طرف سے

جواب دہندگان کے لیے ایچ این سالوی، میسر کی رانی چابرا اور محترمہ رچن شریواستوا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

ہم نے فریقین کے لیے قابل مشورے سنے ہیں۔

اس کیس کی اپنی ایک چوخانہ دار تاریخ ہے۔ تین دہائیوں سے زیادہ عرصے تک اس اسکیم کو حتمی شکل دینے کی اجازت نہیں دی گئی، لیکن بالآخر رام کرشن ورما اور دیگر بنام ریاست یوپی اور دیگر [1992] 2 ایس سی سی 620 میں اس عدالت فیصلے سے اس اسکیم کو حتمی شکل دی گئی اور گزٹ میں شائع کیا گیا۔ اس مسئلے کو دوبارہ کھولنے اور اسکیم کو ناکام بنانے کے لیے بعد میں دو ناکام کوششیں کی گئیں لیکن ناکام رہیں۔ یہ تیسرا موقع ہے۔ اس بار دو قومی راستوں یعنی بلند شار سے دہلی اور شاہدرہ سے سہارن پور تک کا راستہ بنانے کے لیے ایک آلہ استعمال کیا گیا۔ انہیں اب غازی آباد سے سہارن پور کے راستے پر حاصل کیے جانے والے عارضی اجازت نامے کے ساتھ مداخلت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح، انہوں نے درخواست گزار کو اسکیم کے مطابق تمام اجازت نامے حاصل کرنے پر مجبور کرنے کے پچھلے دروازے کے عمل کے بذریعے منجمد کھیت میں داخل ہونے کی کوشش کی، ایسا نہ ہو کہ انہیں ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے بذریعے عارضی اجازت نامے دیے جائیں، جیسا کہ معاملہ ہو۔

الہ آباد کی عدالت عالیہ نے 2 جون 1995 کے حکم کے ذریعے علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ہدایت کی کہ وہ غازی آباد سے سہارن پور روٹ کے لیے عارضی اجازت نامے پر غور کرے اور اس دوران اپیل کنندہ کارپوریشن کو اس راستے کے لیے دیے گئے اجازت نامے کو ہٹانے کی آزادی دی گئی۔ کارپوریشن کی طرف سے اجازت نامہ دینے کے لیے ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے سامنے کارروائی کی گئی جس کی وجہ سے رٹ پٹیشن دائر کرنا ضروری ہو گیا۔ توہین عدالت کی کارروائی میں عدالت عالیہ کے 17 نومبر 1995 کے متنازعہ حکم اور 10 جنوری 1996 اور 16 جنوری 1996 کے احکامات کے ذریعے، مدعا علیہان کو عارضی اجازت نامے لینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

طے شدہ قانونی حیثیت کے پیش نظر کہ ایک بار اسکیم کی منظوری اور مطلع ہونے کے بعد، مطلع شدہ علاقے، راستوں یا اس کے کچھ حصوں پر نجی آپریٹرز کے ذریعہ پہیوں والی گاڑی چلانے کا حق مکمل طور پر منجمد ہے۔ لہذا، انہیں مذکورہ نوٹیفائیڈ ایریا، راستوں یا اس کے کچھ حصوں پر پہیوں والی گاڑی، عارضی یا کانٹیکٹ گاڑی کی اجازت کی کسی بھی عطیہ کا دعوی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے سوائے اس کے کہ اسکیم کے ذریعے رکھی گئی حد تک اس کے تحت عائد پابندیوں کے ساتھ۔ فاضل وکیل، شری ہریش این سالوے نے ان احکامات کا جواز پیش کرنے کے لیے موٹر وہیکلز ایکٹ 1988 (مختصر قابل پر ایکٹ) کی دفعہ 104 کی دفعات پر انحصار کرنے کی کوشش کی جو درج ذیل ہیں :

".104. کسی مطلع شدہ علاقے یا مطلع شدہ راستے کے سلسلے میں اجازت نامے دینے پر پابندی۔ جہاں دفعہ 100 کے ذیلی دفعہ (3) کے تحت کسی مطلع شدہ علاقے یا مطلع شدہ راستے کے سلسلے میں کوئی اسکیم شائع کی گئی ہو، ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، جیسا کہ معاملہ ہو، کوئی اجازت نامہ نہیں دے گا سوائے اسکیم کی دفعات کے مطابق

بشرطیکہ جب ریاستی ٹرانسپورٹ اقدام کی جانب سے کسی منظور شدہ اسکیم کے تحت کسی مطلع شدہ علاقے یا مطلع شدہ راستے کے سلسلے میں اجازت نامے کے لیے کوئی درخواست نہ دی گئی ہو، ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، جیسا کہ معاملہ ہو، اجازت دے سکتی ہے۔ ایسے مطلع شدہ علاقے یا مطلع شدہ راستے کے سلسلے میں کسی بھی شخص کو عارضی اجازت نامے اس شرط کے ساتھ کہ اس علاقے یا راستے کے سلسلے میں ریاستی نقل وحمل کے ادارے کو اجازت نامہ جاری کرنے پر اس طرح کے اجازت نامے موثر نہیں ہوں گے۔"

لہذا، یہ دیکھا جائے گا کہ جہاں اسکیم کسی بھی مطلع شدہ علاقے یا مطلع شدہ راستے کے سلسلے میں دفعہ 100 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت شائع کی گئی ہے، ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، جیسا کہ معاملہ ہو، اسکیم کی دفعات کے مطابق کوئی اجازت نامہ نہیں دے گا۔ اس طرح، اپیل کنندہ کارپوریشن کے پاس خصوصی حق یا اجارہ داری ہے کہ وہ اپنی پہیوں والی گاڑی چلا سکے اور اسکیم کے مطابق مطلوبہ اجازت نامہ حاصل کرے۔ یہ شرط صرف زندگی کی ایک محدود سانس دیتی ہے، یعنی جب تک کارپوریشن اسکیم کے مطابق مطلع شدہ راستوں پر گاڑیاں نہیں ڈالتی، پرائیویٹ آپریٹرز کو عارضی اجازت نامے دیے جا سکتے ہیں۔ اس طرح، یہ واضح ہو جائے گا کہ پرمٹ لینے اور اپیل کنندہ کے ذریعہ گاڑیوں کو راستے پر ڈالنے تک سفر کرنے والے عوام کو ہونے والی عارضی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لہذا، عارضی اجازت ناموں میں زندگی کی صرف محدود سانسیں ہوں گی۔ پرائیویٹ آپریٹرز اس اسکیم کو سبوتاژ کرنے کے لیے ممنوعہ مطلع شدہ علاقے، راستے یا اس کے حصے میں دراندازی کرنے کے لیے عوام کو سفر کرنے میں تکلیف کا ماسک پہننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپیل کنندہ کے ذریعہ پرمٹ لئے گئے تھے اور گاڑیوں کو اسکیم کے لحاظ سے راستے پر ڈال دیا گیا تھا۔ لہذا توہین عدالت کے درد میں ہائی کورٹ نے جو ہدایت دی ہے وہ صریحاً غیر قانونی ہے۔ یہ بات شری وی آر نے کہی۔ ریڈی ایڈیشنل سالیسٹر جنرل، اس ہدایت پر کہ اپیل کنندہ راستوں پر درکار تمام اجازت نامے لینے کے لیے تیار ہے۔

لیکن اہم سوال یہ ہے: کہ کیا دو مطلع شدہ راستوں اور تراشے ہوئے راستے پر حاصل کیے جانے والے عارضی اجازت ناموں کو

ملا کرنیا راستہ متعارف کرایا جاسکتا ہے؟ یہ آلہ ظاہر ہے کہ پچھلے دروازے سے منجمد علاقے یا راستے یا اس کے حصے میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ یہ اسکیم بذات خود قانون ہے اور جب تک یہ قانون کے مطابق مختلف نہ ہو، کسی پرائیویٹ آپریٹر کو عارضی اجازت نامے حاصل کرنے کے لیے کسی بھی طرح کی چھلانگ لگانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان حالات میں، جواب دہندگان کی طرف سے عارضی اجازت نامے کے حصول کے لیے کی گئی کارروائی واضح طور پر انتہائی خطرناک ہے اور حکام کے پاس ایسے اجازت نامے دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ تبدیل شدہ یا تبدیل شدہ راستے منظور شدہ اسکیم کے خلاف ہیں، کیونکہ ان پر دو مطلع شدہ راستوں کا قبضہ ہے اور انہیں اسکیم کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

ان حالات میں، اپیلوں کو اسی کے مطابق منظوری دی جاتی ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کی منظوری ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document